Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۸ محرم ۱۳۹۸ھ ۱۹ فتح ۱۳۵۶ ہش ۱۹ دسمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۸۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک زبردست نشان جو ہر سال بڑی شان اور آب و تاب سے پورا ہوتا ہے

"تیرے پاس دُور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ ۱۹۰۵ء کے موقع پر خدائی بشارت یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور اس کے سال بہ سال پورا ہونے کو زبردست نشان قرار دیا اور فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اِس سلسلہ کو بڑھائے پس کون ہے جو اسے روک لے! کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ سب کچھ کر سکتے ہیں پھر وہ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے کب تھک سکتا ہے۔ آج سے پچیس برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا اور کبھی سال بھر میں کوئی خط نہ آتا تھا اُس گمنامی کی حالت میں مَیں نے جو دعوے کئے ہیں وہ براہینِ احمدیہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں اور یہ کتاب مخالفوں کے پاس موجود ہے بلکہ ہندوؤں، عیسائیوں تک کے پاس بھی ہے۔ مکہ، مدینہ اور قسطنطنیہ تک بھی پہنچی۔ اسے کھول کر دیکھو۔ اُس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی تیرے پاس دُور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا یہ لوگ جو کثرت سے آئیں گے تو ان سے تھکنا نہیں اور ان سے کسی قسم کی بد اخلاقی نہ کرنا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے تو انسان ان کی ملاقات سے گھبرا جاتا ہے اور کبھی بے توجہی کرتا ہے جو ایک قسم کی بد اخلاقی ہے پس اس سے منع کیا اور کہا کہ اس سے تھکنا نہیں اور مہمان نوازی کے لوازم بجا لانا۔ ایسی حالت میں یہ خبر دی گئی تھی کہ کوئی بھی نہ آتا تھا اور اب تم سب دیکھ لو کہ کس قدر موجود ہو۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسی خبر بغیر عالم الغیب خدا کے اور کون دے سکتا ہے نہ کوئی منجم نہ کوئی فراست والا کہہ سکتا ہے۔"

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء (بروز پیر، منگل، بدھ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس مقدس جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ فتح - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الجمیل سلمہا یرقان اور دیگر عوارض سے بیمار ہیں احباب کی خدمت میں انکی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

مکرم مولوی امام الدین صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے انکی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر (سابق ناظر دیوان) جو کہ سلسلہ کے پرانے خدام میں سے ہیں ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو جھنگ میں ایک حادثہ پیش آگیا جس کی وجہ سے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی اور بھی بہت سی چوٹیں آئیں ابتدائی علاج سول ہسپتال جھنگ اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں کرانے کے بعد آپ لاہور کے امریکن گرجیچن ہسپتال میں زیرِ علاج رہے الحمد للہ کہ اب پہلے سے افاقہ ہے لیکن بہت خون بہہ جانے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

میری والدہ صالحہ فاطمہ صاحبہ (بنت حضرت میاں فضل محمد صاحب مرحوم آف ہرسیاں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی ٹانگ کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے احباب انکی صحتیابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(فاروق احمد۔ گلبرگ لاہور)

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

جملہ ناظمین و معاونین جلسہ سالانہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ۲۲ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بوقت تین بجے شام احاطہ دفتر جلسہ سالانہ میں تشریف لے آئیں انشاء اللہ انتظامات کا معائنہ ہوگا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر فتح ۱۳۵۶ھ
۱۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء

ربّانی باتوں کو توجّہ اور غور سے سُننے کی اہمیّت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے پر بہت زور دیا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اعمالِ صالحہ نہ بجالائے اُس کا ایمان ہی متحقق نہیں ہوتا۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر ایمان ہے تو اعمالِ صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اِسی لئے جن میں اعمالِ صالحہ کی شرط مفقود ہو وہ عنداللہ حقیقی مومن نہیں ہوتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ لوگ ایمان لانے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کے مطابق اعمالِ صالحہ نہیں بجالاتے؟ اِس کی ایک وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگ جو کچھ انہیں بتایا جاتا ہے اسے توجہ سے نہیں سُنتے۔ وہ ایمان کے تقاضوں اور ان کی اہمیت سے بے خبر رہتے ہیں اور جو بے خبر رہیں۔ انہیں اعمالِ صالحہ بجالانے کی کیوں اور کیسے توفیق ملے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو ایک زبردست انتباہ کیا ہے اور وہ یہ ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (الانفال آیات ۲۱ تا ۲۳)

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اس سے مُنہ نہ پھیرو اس حال میں کہ تم (اس کا حکم) سُن رہے ہو۔ اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم سُنتے ہیں مگر (فی الحقیقت) وہ سُنتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک حیوانات سے بھی بدتر وہ لوگ ہیں جو (کان اور زبان رکھنے کے باوجود) بہرے اور گونگے ہیں اور جو کچھ بھی عقل سے کام نہیں لیتے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ ایمان لانے کے باوجود جو لوگ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو توجہ سے نہیں سُنتے وہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنے یعنی اعمالِ صالحہ بجالانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ محرومی انہیں حیوانات سے بھی بدتر بنا چھوڑتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ ان لوگوں کی طرح نہ بنیں جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم سُن رہے ہیں لیکن فی الحقیقت وہ سُن نہیں رہے ہوتے یعنی ان کا دھیان کسی اور طرف ہوتا ہے۔ دراصل توجہ سے نہ سُننے ہی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو اعمالِ صالحہ بجالانے کی توفیق نہیں ملتی اور وہ ایمان لانے کے باوجود ایمان کے ثمرات سے محروم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد مامور من اللہ اور اس کے خلفاء اور نائبین کی باتوں کو توجہ سے سُننا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس میں غفلت انسان کو کہیں کا بھی نہیں رہنے دیتی۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جلسہ سالانہ ۱۹۰۱ء کے مبارک موقع پر ۲۷ر دسمبر کو تقریر کے دَوران اپنے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سب کو متوجہ ہو کر سُننا چاہیئے۔ پورے غور و فکر کے ساتھ سُنو! کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اِس میں سُستی اور غفلت اور عدم توجہ بہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کرکے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سُنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور موثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سُنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑے غور سے سُنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سُنتا وہ خواہ عرصۂ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اُسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔"

(الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۲ء)

اِسی پر بس نہیں، حضور علیہ السلام نے اِس تقریر میں آگے چل کر غور اور توجہ سے نہ سُننے کے ہولناک انجام سے بھی آگاہ فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"جو لوگ توجہ نہیں کرتے اور اُس کے (یعنی مامور من اللہ اور اس کے نائبین کے) وجود کو بے سود اور فضول قرار دیتے ہیں اور اس کی پاکیزہ باتوں پر کوئی غور نہیں کرتے اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ محروم رہ جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا توجہ اور غور سے سُننا چاہیئے۔ جو لوگ توجہ اور غور سے نہیں سُنتے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو کان رکھتے ہوئے سُنتے نہیں۔ اِسی طرح اب مَیں یوں کہتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کے کانوں اور آنکھوں پر پردے ہوتے ہیں اِسی لئے وہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں کی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں اور ان سے فائدہ نہ اٹھا کر محروم ہو جاتے ہیں اور **آخر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں**۔" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۲ء)

حضور علیہ السلام نے توجہ اور غور سے سُننے کی نصیحت کرتے ہوئے اِس بارہ میں عدم توجہی کے بُرے نتائج اور ہولناک انجام سے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ سورۃ الانفال کی اُن آیات کی تفسیر ہی ہے جنہیں ہم اُوپر درج کر چکے ہیں۔ ان آیات اور حضور علیہ السّلام کی بیان فرمودہ اِس تفسیر سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مامور من اللہ اور اُس کے نائبین کی باتوں اور نصائح کو توجہ سے سُننا ایمان کی حفاظت کے لئے ازبس ضروری ہے۔

موجودہ ایام میں جبکہ ہمارا مقدس و بابرکت جلسۂ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے اور اس کے شروع ہونے میں اب چند دن ہی باقی رہ گئے ہیں یہ امر ہمارے لئے خاص طور پر غور طلب ہے کہ حضور علیہ السلام نے مامور من اللہ اور اس کے نائبین کی باتوں کو توجہ اور غور سے سُننے کی یہ نصیحت خاص جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمائی تھی۔ یوں تو ان کی ہر بات کو ہی توجہ اور غور سے سُننا ضروری ہوتا ہے لیکن خاص جلسہ سالانہ کے موقع پر تو جملہ تقاریر کو خاص تعہد اور التزام اور توجہ اور غور سے سُننا بدرجہ اولیٰ ضروری ہو جاتا ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کی تقاریر کو توجہ اور غور سے نہ سُننے کے نتیجہ میں جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے محروم رہنا لازمی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آنے کے باوجود ایسی برکات سے محرومی اتنی بڑی محرومی ہے کہ جس کے تصوّر سے ہی بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جلسہ میں شرکت کے لئے آنا اور پھر اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے محروم رہنا انتہائی بدنصیبی پر دلالت کرتا ہے۔

ہم بجا طور پر توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت جو جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے اچھی طرح آگاہ ہیں (کیونکہ وہ گزشتہ ۸۵ سال سے ان برکات کا اپنے وجودوں میں مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر جو حضور علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت آج سے ۸۶ سال قبل بلند کی تھی لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے نہ صرف دیوانہ وار کھینچے چلے آئیں گے بلکہ حضور علیہ السلام کی نہایت درجہ تاکیدی نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جملہ اجلاسوں میں ہمہ وقت حاضر رہ کر علم و معرفت کو ترقی دینے والی ربّانی باتوں کو پوری توجہ اور غور سے سُنیں گے اور اس طرح جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر مستفیض ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کے ماتحت سب بھائیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جلسہ سالانہ

پیٹ کی بھوک تم مٹاتے ہو
رُوح کی پیاس بھی بجھاؤ تم
آرہا ہے جو جلسہ سالانہ
جوق در جوق اس میں آؤ تم

(نسیم احمدی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا سفرِ بھیرہ

مکرم شیخ نور احمد منیر۔ مربی سلسلہ احمدیہ

میری عرصہ دراز سے خواہش تھی کہ میں بھیرہ شہر کو دیکھوں اس دیرینہ خواہش کی تکمیل اچانک ہو گئی۔ بھیرہ شہر سے ایک میل کے فاصلے پر ہیکہ قصبہ میں مجلس انصار اللہ کا تربیتی اجتماع تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ کی قیادت اور معیت میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر اور عاجز راقم ربوہ سے مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۷۷ء صبح دس بجے روانہ ہوئے۔ اجتماع کے پہلے اجلاس سے فراغت کے بعد عاجز مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کی ہمراہی میں بھیرہ گیا۔ بھیرہ شہر کے قلعہ نما اور بلند و بالا وسیع دروازے کو دیکھ کر میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ اس شہر کو کسی زمانہ میں تاریخی لحاظ سے عروج رہا ہے اس شہر کے آٹھ بڑے دروازے ہیں جن کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بھیرہ شہر کے گرد منہدم شدہ فصیل کے نشانات ہیں جو یہاں کے آثار قدیمہ کی غمازی کر رہے ہیں۔ ہم ایک دروازہ سے داخل ہوئے تو مجھے بتلایا گیا کہ اب ہم مسجد نور کو جا رہے ہیں۔ جونہی میں اس گلی میں داخل ہوا جس میں مسجد نور واقع ہے۔ تو میرے ذہن میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی یاد آ گئی ؎

"دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے"

بھیرہ شہر کو تاریخ احمدیت میں ایک نمایاں اور امتیازی مقام حاصل ہے کیونکہ اسی شہر میں وہ عظیم اور برگزیدہ شخصیت پیدا ہوئی۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ؎

"چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نورِ یقیں بودے"

قصر احمدیت کی پہلی بنیادی اینٹ کا شرف آپ کو حاصل ہوا کیونکہ آپ اول المبائعین ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔۔۔۔۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا اور کئی سال سے دے رہا ہے۔"

(ترجمہ از عربی عبارت)

آپؑ نے فرمایا:۔

"بھیرہ سے ہم کو نصرت ملی ہے"

(ذکر حبیب)

محترم ثاقب زیروی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

"مایۂ صد ناز ہے ثاقب یہ بھیرہ کی زمیں
جس میں نورالدین سا پیدا ہوا نور نگیں"

(۲)

جب میں مسجد نور میں "بسم اللہ الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ، اللھم اغفرلی ذنوبی و افتح لی ابواب رحمتک" کی دعا کا ورد کر کے داخل ہوا تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ مسجد حضرت مولوی صاحب کا آبائی مکان تھا آپ کی ولادت اسی مکان میں ہوئی اور وہ کمرہ جس میں نورالدین جیسا بطل عظیم اور وحید الدہر پیدا ہوا وہ مسجد کی غربی جانب اب تک موجود ہے جس وقت مجھے یہ بتلایا جا رہا تھا کہ اس کمرہ میں حضرت مولوی صاحبؓ کی ولادت باسعادت ہوئی میرے دل و دماغ کو غیر معمولی سرور ہوا اسی وقت طبیعت نوافل کی ادائیگی پر مائل ہوئی۔ رقت طاری تھی دعا میں سوز تھا آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ چند لمحات میرے لئے انتہائی خوشکن تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۵۱ء میں جب بھیرہ شہر میں تشریف لائے تو آپؓ نے فرمایا:۔

"ایک ربع صدی سے زیادہ عرصہ ہوا یعنی تقریباً بتیس سال ہوئے جب سے میرے دل میں اس شہر میں آنے کا شوق ہوا بھیرہ بھیرہ والوں کے لئے اینٹوں اور گارے یا اینٹوں اور چونے سے بنا ہوا ایک شہر ہے مگر میرے لئے یہ اینٹوں اور چونے کا بنا ہوا شہر نہیں بلکہ میرے استاد جنہوں نے مجھے نہایت محبت اور شفقت سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا اور بخاری کا بھی ترجمہ پڑھایا ان کا مولد و مسکن تھا۔ بھیرہ والوں نے بھیرہ کی رہنے والی ماؤں کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہے اور میں نے بھیرہ کی ایک بزرگ ہستی کی زبان سے قرآن کریم اور حدیث کا دودھ پیا"

(تاریخ احمدیت جلد چہاردہم)

اس مسجد نور میں نماز مغرب و عشاء صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ اس وقت کی نماز میں بھی انتہائی لذت، اور سرور حاصل ہوا نماز کے بعد نوافل کی ادائیگی عاجز نے اور میرے ساتھیوں نے حضرت مولوی صاحبؓ کے کمرہ ولادت میں کی۔ اس وقت کے نوافل کی ادائیگی کی کیفیت کو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا ایسا موقعہ کبھی کبھار ہی میسر آتا ہے۔ ابرار و اخیار کے مقامات بھی پیارے لگتے ہیں اور ان میں غیر معمولی جاذبیت اور کشش ہوتی ہے اس کمرہ کی چوکھٹ قابل دید ہے لکڑی پر نقش و نگار اور گلکاری بڑے اعلیٰ درجہ کی ہے اور اس میں انتہائی مہارت، کاریگری اور کمال فن دکھایا گیا ہے۔

آپؓ نے اپنے ذاتی مکان کو مسجد بنانے کے لئے فی سبیل اللہ ہبہ کر دیا۔ آپؓ کے اس مکان کے سامنے ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس میں حضرت مولوی صاحب اپنے قیام بھیرہ میں درس دیا کرتے تھے اور مشکوٰۃ شریف پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کے والد ماجد حافظ غلام رسول صاحب بھی اپنے بیٹے کے درس قرآن و حدیث میں شامل ہوا کرتے یہ درس آپ کی اس آبائی مسجد میں ہوا کرتا تھا جو آپ کے مکان کے متصل ہے۔

(۳)

حضرت مولوی صاحبؓ کے مطب کی عمارت کو بھی دیکھا۔ یہ مطب محل وقوع کے لحاظ سے شہر کے نمایاں مقام پر واقع ہے جہاں ہر طرف سے راستے آ ملتے ہیں اور بڑی کشادہ سڑک پر واقع ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کی طبابت شہرہ آفاق تھی مریض دور دور سے یہاں آتے۔ بھیرہ کے مضافات اور اس علاقہ کے رئیس خاندانوں کے بھی آپ طبیب تھے کہتے ہیں کہ مولوی صاحبؓ کے مطب میں مریضوں کا تانتا رہتا تھا۔ اور وہ ملیحا تو ہمدردی کے مایۂ افتخار نفعِ اعلیٰ"۔ یہی وہ عالی شان ناتمام عمارت تھی کہ آپ کو کسی ضرورت کے لئے لاہور آنا پڑا۔ یہ ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے۔ لاہور میں خیال آیا کہ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت بھی کر آؤں اور آپ قادیان تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کا ذکر درس قرآن میں حضرت خلیفہ اولؓ نے یوں فرمایا:۔

"میں قادیان میں صرف ایک دن کے لئے آیا اور ایک بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ اب تو آپ فارغ ہیں میں نے عرض کی ہاں۔ ارشاد فرمایا۔ آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں۔ تب میں سمجھا کہ زیادہ دنوں رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کروا دیا۔ چند دنوں بعد فرمایا کتابوں کا آپ کو شوق ہے انہیں بھی منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ فرمایا اچھا دوسری بیوی بھی ہیں منگوا لیں۔ پھر مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دن ذکر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے "لا تصبون الی الوطن فیہ تُھان و تُمتحن" (تو وطن کی طرف ہرگز توجہ نہ کر اس میں تیری اہانت ہوگی اور تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی) یہ الہام نورالدین کے متعلق معلوم ہوتا ہے مجھ سے فرمایا۔ وطن کا خیال چھوڑ دو چنانچہ میں نے چھوڑ دیا اور کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے۔"

حضرت مولوی صاحبؓ (باقی ص ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الصلح خیر

ایک دفعہ ماموزمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دو بھائیوں کے کسی باہمی نزاع کا ذکر کیا گیا۔ یہ امر انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہے بلکہ انسانی مزاجوں کا اختلاف بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بین ثبوت ہے اور ہر ایک نزاع تو بالکل قابل ذکر نہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر کے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ان بھائیوں کے نزاع کا ذکر تھا حضور کی خدمت میں یہ خواہش کی گئی کہ اگر حضرت اقدس انہیں ارشاد فرمادیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی شکایت نہ رہے گی چنانچہ اس پر حضرت اقدسؑ نے کمال شفقت سے انہیں سمجھایا اور اپنی مثال بھی پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جائے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نے کیا کہا تھا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی غیرت کوئی الگ شے ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے ..... اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتر بھی مارا جاوے پھر بھی پرواہ نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے ..... میں سچ کہتا ہوں کہ کینہ وری سے خلق کرنا بھی ایک موت ہے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی پر کوئی قتال کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے ...... میں بار بار یہی کہوں گا کہ نفس پرستی کی شیخی خدا تعالیٰ کو ہرگز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

مرتبہ: مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ کرونڈی (سندھ)

پسند نہیں ہے اس لئے اس قسم کے نزاعوں کو یکدم چھوڑ دیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۷۴-۷۶)

بدی کرنیوالوں سے نیکی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہر موقعہ پر اپنے اسوۂ حسنہ سے جماعت پر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ہمیشہ نرمی کا سلوک کریں بدی کرنے والوں سے نیکی کریں۔ نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی سے پیش آویں آپ نے ایک مرتبہ فرمایا۔

"ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں یہی گھر جو ہمارے موجود ہے اس کے متعلق میرے لڑکے مرزا سلطان احمد نے مقدمہ کیا تھا باوجودیکہ میرے لڑکے نے مقدمہ کیا تھا اور یہ سخت ایذا دینے والے دشمن تھے مگر میں نے کہا کہ میں اظہار نہیں دوں گا۔ اس وقت میں نے سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا اُن کی؟ اور ان کی دشمنیوں کا خیال رکھا یا ان کے ساتھ نیکی کی؟ یہ ایک ہی بات نہیں جب جب ان کو میری مدد کی ضرورت ہوئی میں نے ان کو مدد دی ہے اور دیتا رہتا ہوں جب ان کو مصیبت آئی یا کوئی بیمار ہوا تو میں نے کبھی سلوک یا دوا دینے سے دریغ نہیں کیا۔ ایسی حالت میں کہ ہم ان سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں تم ان کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو وہ خوب جانتا ہے اور اچھا بدلہ دینے والا ہے میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ ان سے نرمی کرو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو مگر یہ بھی یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہونگی جب تک تم متقی نہ ہو ......

نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو جس قدر نرمی اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جائے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہیئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے ....

آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ نہ کرو۔ سدباب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما۔ اگر یہ باتیں اختیار کرو گے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے مخلص ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا اور سنتا ہے۔ اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔ اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا۔ تمہیں تو چاہیئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہو جاوے۔

بڑا عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے یہی اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا... پس تمہارے لئے اسوۂ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۹۴-۱۹۶)

سیر و سیاحت کی غرض

ریاست جموں کے ایک معزز شخص حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کی سیر کے واسطے تشریف لاویں اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کے واسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہم کو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کے واسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑ جاوے تو پھر ہم تیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۲۸)

○

"میرا سفر بھیرہ" بقیہ صفحہ ۳

اس کے بعد کبھی بھیرہ تشریف نہیں لائے اور قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے۔ کہتے ہیں کہ بھیرہ شہر کا ایک رئیس قادیان حاضر ہوا اس کا کوئی عزیز بیمار تھا اس نے آپ کو بھیرہ لے جانے کے لئے اصرار کیا آپ سیدنا حضرت اقدسؑ کی اجازت سے بھیرہ شہر کے قریب ایک ڈیرہ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ

"مریض کو یہاں ہی لے آؤ۔"

آپ نے مریض کو دیکھا اور اس کے لئے نسخہ لکھ دیا اور پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

کسی شخص کو اپنا وطن پیارا نہیں ہوتا مگر یہاں تو عشق اور محبت نے دل و دماغ میں ایک تبدیلی پیدا کر دی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے۔"

○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے ضروری ہدایات

۱۔ یہ امر ہر وقت ملحوظ خاطر رہے کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت اور روپیہ جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے خرچ کیا ہے۔ سو اپنا وقت ضائع نہ ہونے دیں۔
۲۔ آپ اپنے قریب کی مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرتے رہیں۔
۳۔ چلتے پھرتے ذکر الٰہی، دعاؤں اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہیں۔
۴۔ جلسہ کے دوران اپنا وقت جلسہ گاہ میں ہی گزاریں۔ کیا معلوم کہ کونسی بات سُننا ہماری اصلاح، نجات اور علمی ترقی کا موجب ہوگی؟
۵۔ نماز تہجد پڑھیں اور ممکن ہو تو مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت ادا کریں۔
۶۔ سڑکوں پر ایک طرف ہو کر چلیں تاکہ دوسری طرف مستورات کو چلنے میں آسانی رہے
۷۔ مستورات بھی راستوں کے ایک طرف ہو کر چلیں اور پردہ کا خاص خیال رکھیں۔
۸۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ گندگی نہ پھیلنے دیں۔
۹۔ چلتے پھرتے کوئی چیز کھانا مناسب نہیں ہے۔
۱۰۔ عام گزرگاہوں، مکانوں اور دکانوں وغیرہ کے قریب قضائے حاجت نہ کریں۔ اس کے لئے علیحدہ جگہیں موجود ہیں۔
۱۱۔ ایک دوسرے سے ملتے وقت "السلام علیکم" کہیں۔
۱۲۔ بازاروں اور دوکانوں میں جلسہ کے اوقات میں نہ بیٹھیں۔
۱۳۔ ہر موقع پر اپنے مرکز کا وقار اور شعائر اللہ کا احترام مدنظر رکھیں۔
۱۴۔ برسرِ عام حقّہ، بیڑی اور سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں۔
۱۵۔ اگر مجبوراً کسی کو جلسہ گاہ سے باہر جانا پڑ جائے تو خاموشی کے ساتھ جائیں اور جلد واپس آجائیں۔
۱۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کا فرض ہے اسلئے ہر احمدی خواہ مہمان ہو یا میزبان ایک دوسرے کو اخلاقی اور مذہبی ذمہ داریاں یاد دلاتا رہے۔

(نظامت تربیت جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

اہلیہ محترمہ حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم ۱۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو کراچی میں قریباً ۷۴ برس کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہ واِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت شیخ محمد عبداللہ صاحب کی صاحبزادی اور حضرت شیخ عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی بہن تھیں۔

کراچی سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۱۶ دسمبر بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

مرحومہ نیک دل، محبت کرنیوالی اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے سب سے بڑے لڑکے شیخ ناصر احمد صاحب حسن اتفاق سے وفات سے قبل ہی سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے تھے دوسرے بیٹے شیخ منصور احمد صاحب آجکل لندن میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرتا رہے۔

جلسہ سالانہ کے ایّام میں

روزنامہ الفضل کا دفتر عارضی طور پر جلسہ گاہ کے قریب منتقل ہو جائیگا۔ احباب الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں ان دنوں وہاں تشریف لائیں اور اپنا خریداری نمبر بھی نوٹ کر کے ضرور ہمراہ لائیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید سالنامہ

رسالہ تحریک جدید کا سالنامہ دسمبر ۱۹۷۷ء، جنوری ۱۹۷۸ء کے پرچوں پر مشتمل ہوگا اور انشاء اللہ دسمبر کے آخری عشرہ میں شائع ہو جائے گا۔ مستقل خریداروں کو یہ پرچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دیدیا جائیگا۔ جو قارئین کرام یہ پرچہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل نہ کرسکیں گے انہیں رسالہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۸ء کو پوسٹ کر دیا جائے گا۔ سالنامہ کی قیمت دو روپے ہوگی جبکہ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ مستقل خریداروں کو سال بھر کے چندہ میں یہ سالنامہ دیدیا جائے گا۔ لہٰذا دوستوں سے درخواست ہے کہ پانچ روپے ادا کر کے سال بھر کے لئے اس رسالہ کے خریدار بن جائیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

تقریب شادی

۳ دسمبر ۱۹۷۷ء کو خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم مکرم ناصر احمد قمر سابق مبلغ انڈونیشیا حال مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مارچ ۱۹۷۴ء میں محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ نے مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف کوٹلی بہرام سیالکوٹ کی دختر محترمہ امۃ الجمیل نجمہ صاحبہ سے پڑھا تھا۔ بارات ۳ دسمبر کو کوٹلی بہرام روانہ ہوئی اور اسی روز واپس سلیم پور پہنچی۔ ۴ دسمبر کو خاکسار نے اپنے مکان موضع سلیم پور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احمدی احباب اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی شمولیت فرمائی۔ اسی روز خاکسار کی دختر عزیزہ نصرت جہاں بیگم کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حافظ امیر حسین صاحب آف راولپنڈی سے پڑھا تھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ضرورت وارڈن

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے ہوسٹل کے لئے ایک وارڈن کی خدمات درکار ہیں۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں ۲۹/۱۲/۷۷ تک زیر دستخطی کے دفتر میں پہنچادیں۔ انٹرویو ۳۱/۱۲/۷۷ کو صبح ۹½ بجے سکول کے دفتر میں ہوگا۔

امیدوار مندرجہ ذیل کوائف کے حامل ہوں :۔
۱۔ تعلیم :۔ کم از کم میٹرک (سابقہ معلمہ کو ترجیح دی جائے گی)۔
۲۔ عمر :۔ یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو ۴۰ سال سے کم اور ۴۵ سال سے زائد نہ ہو۔
منتخب شدہ وارڈن کو رہائش اور کھانے کی سہولت مفت فراہم کی جائیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

قدیم اوّلین شہرہ آفاق
حبّ اٹھرا
مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے
زرنیہ اولاد گولیاں
مکمل کورس تیس ۳۰ روپے
زد جام عشق
ایک ماہ کی خوراک تیس ۳۰ روپے
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۴۸۴۴

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز پوٹینسیاں
۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰-۱۰۰۰۰-
اور ایک لاکھ طاقت تک۔ ملک شوگر، گولیاں، ٹکیاں، خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر ہم سے خرید فرمائیں۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقشہ فرودگاہ مہمانانِ کرام جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے فی الحال مندرجہ ذیل فرودگاہیں تجویز کی گئی ہیں اگر اس نقشہ میں کوئی تبدیلی ہوئی تو جماعتوں کو اطلاع کر دی جائے گی۔ عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو ان کی قیام گاہ کے متعلق اچھی طرح اطلاع کر دیں اور احبابِ جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اِس بات کی پابندی کریں کہ جو قیام گاہ ان کے شہر و ضلع کے لئے مقرر کی گئی ہے وہیں قیام فرمائیں۔

نمبر شمار	نام قیام گاہ	نام جماعت
۱	مہمان خانہ مردانہ بلاک ۱	لائلپور شہر و ضلع۔ گجرات شہر و ضلع
۲	" " بلاک ۲	گوجرانوالہ شہر و ضلع۔ ملتان شہر و ضلع
۳	" " بلاک ۳	جہلم شہر و ضلع۔ لاہور شہر و ضلع
۴	" " بلاک ۴	کیمبلپور شہر و ضلع۔ ضلع ہزارہ
۵	اپر گیلری مسجد اقصیٰ	شیخوپورہ شہر و ضلع
۶	جامعہ احمدیہ	سرگودہا شہر و ضلع
۷	اجتماعی خیمہ جات (احاطہ جامعہ احمدیہ)	جھنگ شہر و ضلع۔ ساہیوال۔ ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع
۸	ایوانِ محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع
۹	دفاتر انصاراللہ	پشاور ڈویژن۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن
۱۰	دارالضیافت	کراچی ڈویژن
۱۱	خیمہ جات متصل دارالضیافت	کوئٹہ قلات ڈویژن۔ راولپنڈی شہر و ضلع
۱۲	مدرسۃ الحفظ (فضلِ عمر ریسرچ بلڈنگ)	آزاد کشمیر۔ مظفر گڑھ شہر و ضلع۔ میانوالی شہر و ضلع۔ بہاولپور ڈویژن۔ حیدرآباد ڈویژن۔ خیرپور ڈویژن
۱۳	ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ	پرائیویٹ قیام گاہیں
۱۴	خیمہ جات (احاطہ جامعہ احمدیہ)	پرائیویٹ قیام گاہیں
۱۵	خیمہ جات (عقب خلافت لائبریری)	پرائیویٹ قیام گاہیں
۱۶	جدید پریس	پرائیویٹ قیام گاہیں

(افسر جلسہ سالانہ)

تقریب شادی

۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو عزیز خواجہ رشید احمد ابن خواجہ حمید احمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات ۸ر دسمبر کو جہلم گئی جہاں پر مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل نے عزیز مذکور کا نکاح عزیزہ مختار اختر بنت ڈٹیکیدار عبدالقیوم صاحب سے دس ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ برات اسی دن شب کو واپس ربوہ پہنچ گئی اگلے دن ۹ر دسمبر کو خواجہ محمد حنیف صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت غربی میں دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے بزرگانِ سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ اِس موقع پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خواجہ صفی الدین انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

مائیکروبس برائے فروخت

ایک مائیکروبس اے ماڈل جو صرف باسٹھ ہزار میل چلی ہوئی ہے عمدہ حالت میں برائے فروخت موجود ہے جو دوست خریدنے کے خواہش مند ہوں وہ معرفت دفتر الفضل ربوہ رابطہ قائم ہوں۔

(معرفت دفتر الفضل ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاعِ عام

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں یکم جنوری ۱۹۷۸ء سے ہوسٹل دوبارہ کھولا جا رہا ہے۔ داخلہ کی خواہشمند طالبات اپنی درخواستیں اپنے والدین کی وساطت سے ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۷ء تک زیر دستخطی کے دفتر میں پہنچا دیں۔

ہیڈ مسٹریس
گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ

احبابِ جماعت سے ضروری گذارش

احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ

۱۔ جلسہ سالانہ پر ربوہ پہنچنے کے لئے اپنے سفر کا انتظام کر لیں (بس، سپیشل بس یا ریل جو ذریعہ بھی ہو سکے) تا تکلیف نہ ہو اور وقت پر ربوہ پہنچ جائیں۔

۲۔ سفر کا وقت خاموشی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے گذاریں۔ عورت، مرد چھوٹے بڑے سب اِس کا خاص خیال رکھیں۔

۳۔ سفر کے دوران نعرے ہرگز نہ لگائیں اور سارا وقت ہی دعاؤں میں گذاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(افسر جلسہ سالانہ)

ضروری اطلاع:۔ نقشہ فرائض کارکنان جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء چھپ چکا ہے جملہ کارکنان دفتر جلسہ سالانہ میں پہنچ کر اپنی ڈیوٹیاں معلوم کر لیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

مسجد اقصیٰ ربوہ کے عقب باموقع کالونی

(ٹاؤن پلاننگ سے منظور شدہ)

رہائشی پلاٹس۔ کنال۔ دس مرلہ۔ مسجد اقصیٰ کے عقب میں انتہائی باموقع ارزاں قیمت پر قابلِ فروخت ہیں رجوع فرماویں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون دفتر ۵۰۸ — ۱۵۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ — فون رہائش ۴۰۵

منیر سینیٹری فٹنگ

C/O عظیم آئرن سٹور گولبازار ربوہ

مختصر تعارف کتب مسیح موعود علیہ السلام

صفحات ۶۴ قیمت ۲ روپے صرف
ربوہ کے تمام کتب فروشوں سے طلب فرمادیں

ہمدردانہ مشورہ اور کامیاب علاج

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار۔ ربوہ
فون ۵۳۴

ہومیوپیتھک علاج سے دلچسپی

رکھنے والے دوست ہمارے سٹور سے خالص جرمن و امریکن ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات کھلی یا سربمہر * جرمن بائیوکیمک مجربات نمبر ۱ تا ۲۸ * ہومیو پوٹینسیاں ×۱، ×۳، ۳۰، ۱۰۰۰ تا الاکھ * گولیاں * ٹکیاں * ملک شوگر * مدر ٹنکچرز * شیشیاں * کارک * پلاسٹک کی ڈبیاں لاہور اور کراچی کے نرخوں پر خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

ھُوَالشَّافِی

فاران کے بادشاہی نسخے

اعصابی کمزوری۔ گرمی مثانہ۔ جریان درد ریح۔ گینٹھیا۔ دائمی قبض۔ اٹھرا ضدی لیکوریا۔ نرینہ اولاد۔ مردانہ زنانہ بانجھ پن۔ لواسیر۔ دمہ

فہرست مفت

فاران دواخانہ سٹال اقصیٰ روڈ ربوہ
نلکہ اڈا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴